خواتین کو غیر رسمی شعبوں سے رسمی شعبوں تک بااختیار بنانا

سیمرغ
ویمنز ریسورس اینڈ پبلیکیشن سینٹر

NL

E-mail: simorgh@brain.net.pk - Find us simorgh on

خواتین کو غیر رسمی شعبوں سے رسمی شعبوں تک با اختیار بنانا

ایک اندازے کے مطابق 151 ملین میں سے 50 ملین افراد اس وقت پاکستان میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں اور یہ سطح دن بدن بڑھ رہی ہے۔ موجودہ صورت حال میں کرونا کی وبا کی وجہ سے غریب اور کمزور طبقے کے لیے مشکلات اور بھی بڑھ گئی ہیں۔ اس کی وجوہات میں ہمارا ملکی نظام، نامناسب حکومتی پالیسیاں، رسم ورواج، معلومات میں کمی، وسائل تک محدود رسائی، معاشرتی خدمات کا ناقص معیار اور صنفی عدم مساوات ہیں۔ ایسی مشکل گھڑی میں خواتین بھی مردوں کے شانہ بشانہ اور معاشی سطح پر مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ کیونکہ موجودہ ملکی حالات میں سب کا مل کر کام کرنا بے حد اہم اور مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ کرونا کی اس وبا نے پوری دنیا پر برے اثرات مرتب کیے ہیں جن کی لپیٹ میں مرد و خواتین، بچے اور بزرگ بھی شامل ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں ایک طرف بیروزگاری میں اضافہ ہوا ہے تو دوسری طرف خواتین پر تشدد میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

معاشی طور پر کمزور طبقے میں عورت کا کردار

اس وقت کرونا نے سب لوگوں کو اپنے شکنجے میں لپیٹا ہوا ہے۔ جبکہ معاشی طور پر کمزور طبقہ اس وقت سب سے زیادہ مشکل میں ہے۔

اس طبقے میں صرف مرد کی آمدن گھر کی کفالت کرنے کے لیے ناکافی ہوتی ہے، جبکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مہنگائی کی شرح بھی بڑھتی جا رہی ہے اور معاشی طور پر کمزور طبقہ مزید کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ کئی دہائیوں سے خواتین گھریلو سطح سے ملکی سطح تک اپنی پہچان بنانے کے لیے محنت کر رہی ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی عورتوں کو چادر اور چار دیواری میں قید نہیں کر رکھا بلکہ گھر کو چلانے میں دونوں میاں بیوی حتی کہ بیٹیوں کی حصہ داری کو بھی

شامل کیا ہے اورمل جل کر کام کر رہے ہیں اور اُن کے حالات بقدر اُن گھروں کے بہتر ہیں جن میں عورتوں کے کام کرنے کے حوالے سے پابندیاں موجود ہیں۔ یہی وہ ذریعہ ہے جو ایک خاندان کی ترقی اور بہتری کا راستہ بناتا ہے۔اس کے علاوہ وہ گھرانے جہاں عورت کو ابھی بھی چادر اور چار دیواری میں قید کرنے کا تصور برقرار ہے ترقی کے راستوں کو اپنے لیے بند کیے ہوئے ہیں۔ معاشی طور پر کمزور طبقے کی زیادہ تر خواتین صنعت، زراعت اور سرکاری اداروں میں چھوٹے عہدوں پر کام کر رہی ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ آگاہی کی کمی کی وجہ سے وہ اپنے حقوق سے لاعلم ہیں اور اپنی صحت اور آمدن پر سمجھوتہ کر کے جیسے تیسے کام چلا رہی ہیں۔لیکن اس سب کے باوجود اپنی ہمت اور لگن سے کافی حد تک اپنے حالات میں بہتری لا چکی ہیں۔

عورت کی کمائی کیوں ضروری ہے؟

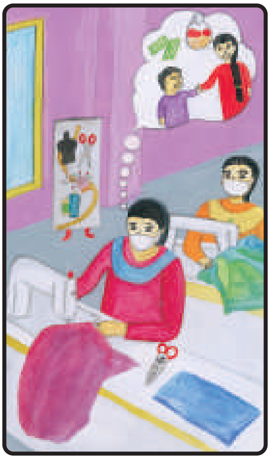

عورت کی کمائی نہ صرف پورے خاندان کو سپورٹ کرتی ہے بلکہ اس میں خود اعتمادی پیدا کرتی ہے اور اُسکی ذات کو آگے بڑھاتی ہے۔آجکل کے دور میں جب کہ مہنگائی کی شرح روز بروز بڑھ رہی ہے اور مرد حضرات گھر کے خرچے کو پورا کرنے میں مشکلات کا شکار ہیں، ایسے حالات میں عورت ہی ہے جو گھر چلانے میں مرد کی مدد کر سکتی ہے۔اس لیے آج کے دور میں عورت کی کمائی نہ صرف خود اُس کے لیے بلکہ پورے گھر کے لیے ایک ضرورت بن چکی ہے۔عورت اپنی کمائی کے ذریعے نہ صرف پورے گھر کو سپورٹ کر سکتی ہے بلکہ اپنی آمدنی میں سے کچھ پیسے بچا کر اپنے آنے والے وقت کو بھی محفوظ بنا سکتی ہے۔ایسے میں اُسے چاہیے کہ وہ بچت کر کے اپنے مستقبل کو محفوظ بنائے اور اپنے خوابوں کو پورا کرے۔ ہر ماہ اپنی کمائی میں سے کچھ رقم سیونگ اکاؤنٹ میں جمع کروانے کے بے شمار فوائد ہیں۔

سیونگ / بچت اکاؤنٹ کیا ہوتا ہے؟

سیونگ یا بچت اکاؤنٹ ایک ایسا بینک اکاؤنٹ ہوتا ہے جہاں پر آپ اپنی اضافی رقم کو محفوظ رکھ سکتے ہیں اور اس کے لیے آپ کو کسی بھی طرح کا خرچہ نہیں کرنا پڑتا۔ بچت اکاؤنٹ میں آپ جب چاہیں اور جتنے چاہیں پیسے جمع

کروا اور نکلوا سکتی ہیں۔ اس اکاؤنٹ کا مقصد آپکے اضافی پیسوں کو باقی اخراجات سے الگ رکھ کر ضرورت کی گھڑی میں کام میں لانا ہے۔

کسی بھی بینک میں بچت اکاؤنٹ کھولنے کے لیے آپ کا شناختی کارڈ موجود ہونا لازمی ہے۔ اسکے علاوہ آپکی بجلی کا بل، آپکے کمائی کے ذریعے کا ثبوت اور دو پاسپورٹ سائز کی تصویریں درکار ہوتی ہیں۔ (تصاویر اُس صورت میں طلب کی جاتی ہیں اگر خاتون/مردان پڑھ ہوں)
کسی بھی مشکل گھڑی میں آپ اپنے گھر والوں کا سہارا بن سکتی ہیں، اور یہی وہ گھڑی ہوتی ہے جب عورت کی کمائی پورے خاندان کے لیے فخر کا باعث بن سکتی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی خواتین ایسی بھی ہیں جو کہ اپنی کمائی کے ذریعے اپنے گھروں کا معیار بلند کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اسی طرح آپ بھی بہت سے ایسے کام کر سکتی ہیں جن کے خواب آپ دیکھتی آئی ہیں، جیسے کہ اپنا گھر بنانا، بچوں کو پڑھانا وغیرہ۔

ترقی پزیر ممالک میں شامل ہونے کے لیے خواتین کو آگے تو لایا گیا ہے۔ لیکن اُن کے حقوق اور ان کی ضروریات کے بارے میں کسی نے نہیں سوچا۔ نہ صرف مرد بلکہ خواتین نے بھی اپنے حقوق کے لیے آواز بلند نہیں کی اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ کام میں سختی کے باعث بہت سی خواتین اپنی صحت سے ہاتھ دھو بیٹھیں اور اپنے معیار زندگی کو بلند کرنے میں ناکام رہیں۔ لہٰذا انسانی حقوق کے بہت سے اداروں کا مقصد اِنہی باہمت خواتین کی مدد کرنا ہے جو کہ دوسروں کے لیے بھی راہیں کھولیں اور اپنے معیارِ زندگی کو بھی بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہیں۔

گزرے زمانوں میں روائتی طور پر خواتین کی کمائی کو اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اُس دور میں خواتین کی تعلیم، حقوق اور روزگار کے بارے میں بات بھی نہیں کی جاتی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ گنتی کی چند خواتین نے تعلیم کے میدان میں قدم رکھا اور پھر کچھ مخصوص شعبوں سے اپنے روزگار کا آغاز کیا۔ اُس دور میں خواتین کے لیے چند شعبے ہی تھے جنہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا جن میں سکول یا کالج میں پڑھانے کو اولین ترجیح حاصل تھی۔ اگر آج کے دور کو دیکھا جائے تو اس وقت خواتین تقریباً ہر شعبے میں اپنے آپ کو منوا چکی ہیں جن میں کامیاب بزنس ویمن سے لے کر پائلٹ، ڈاکٹر، حکومتی عہدے دار وغیرہ شامل ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ نہ صرف عورت بلکہ مردوں کو بھی احساس ہوا کہ معاشرتی اور معاشی ترقی کے لیے خواتین کا مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنا بے حد ضروری ہو گیا ہے۔

ان حقائق کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی درست ہے کہ خواتین کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ اُن کے خاندان کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اُنہیں شک یا غیرت کی وجہ سے باہر جانے کی اجازت نہیں دیتے ۔ نہ صرف خاندان بلکہ معاشرے میں بھی ایسے افراد موجود ہیں جو خواتین کا گھر سے باہر نکلنا مشکل بنا دیتے ہیں ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کہ ذہنی طور پر عورت کی ذات کو تسلیم نہیں کرتے اور اُنہیں ہر طرح اذیت دینے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ایسے حضرات نہ تو خود آگے بڑھتے ہیں اور نہ ہی دوسری عورتوں کو آگے بڑھنے دیتے ہیں ۔ اس لیے اگر عورت خود کمانے لگ جائے تو گھر کے حالات بہت بہتر ہو جائیں گے ۔ جب خواتین نرم انداز سے بار بار گھر کے لوگوں میں آگاہی پیدا کریں گی تو ایک دن اُنہیں بھی احساس ہو جائے گا ۔ دوسری طرف ایک ماں ہونے کے ناطے آپ اپنے بیٹوں کی سوچ کو مثبت بنا سکتی ہیں ، اگر اُنہیں بچپن ہی سے عورت کی عزت اور خود مختاری کا سبق سکھائیں گی تو وہ کچی عمر میں اس سبق کو سیکھ بھی لیں گے اور آنے والے وقت میں اُنہیں اُس چیز کا بھی احساس رہے گا کہ اُنہیں اپنے گھر اور ارد گرد کی عورتوں کی عزت کیسے کرنی ہے ۔ یاد رکھیں کہ مرد اور عورت دونوں ہی ایک گاڑی کے پہیے ہیں اور دونوں کا ساتھ ساتھ مل کر چلنا ہی اس معاشرے کو ترقی دے سکتا ہے ۔

پاکستان میں غیر رسمی کارکن

آئی-ایم-ایف کی ایک رپورٹ کے مطابق ترقی پذیر ممالک میں کام کرنے والی %90 خواتین غیر رسمی کارکن ہیں ۔ غیر رسمی کارکن وہ لوگ ہوتے ہیں جو محنت کش ہونے کے باوجود اپنے حقوق حاصل نہیں کر پاتے ۔ یہ طبقہ زیادہ تر خواتین پر مشتمل ہوتا ہے ۔ صنعت ، زراعت اور مختلف اداروں میں کام کرنے والی خواتین کے علاوہ وہ خواتین جو گھر بیٹھ کر اپنا روزگار کما رہی ہیں جیسے بیوٹی پارلر ، چوڑیاں بنانا ، سلمے ستارے کا کام ، کپڑوں پر شیشہ لگانا ، کپڑے سلائی کرنا وغیرہ غیر رسمی کارکنان میں شامل ہوتی ہیں ۔ چونکہ اس طبقے کو اپنے حقوق سے متعلق آگاہی کم سے کم یا نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے ، لہذا مالکان اِس کمزوری کا خوب فائدہ اٹھاتے ہیں ۔ 2020 کا سال نہ صرف مرد بلکہ

اُن خواتین کے لیے بھی مشکلات لایا ہے جو کہ گھر بیٹھ کر اپنا روزگار حاصل کر رہی ہیں۔ چونکہ خواتین کی زیادہ تعداد غیر رسمی کارکنان میں شامل ہوتی ہے لہذا کرونا وائرس کی وجہ سے ہونے والا لاک ڈاؤن اُن کارکنان کے لیے زیادہ تکلیف کا باعث بنا ہے۔ غیر رسمی کارکنان چونکہ سامان مارکیٹس سے خریدتے ہیں اور زیادہ پیسے نہ ہونے کے باعث سٹاک بھی نہیں رکھتے، لہذا اِس وقت کام کا نہ ملنا، مال تک رسائی نہ ہونا اور حکومتی سطح پر رجسٹرڈ نہ ہونے کی وجہ سے بالکل ہی بے روزگار ہو گئے ہیں۔

پاکستان میں غیر رسمی خواتین کارکنوں کی تعداد رسمی کارکنوں سے زیادہ ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کا ایک **المیہ** ہے کہ خواتین کی زیادہ تعداد ہی غیر رسمی کارکنان ہیں۔ جبکہ غیر رسمی خواتین کا کام ملک کی معیشت کو بڑھانے میں بہت فائدہ دے رہا ہے۔ 2014-2015 کے سروے کے مطابق اس وقت پاکستان میں 74% خواتین غیر رسمی کارکنان ہیں۔ چونکہ خواتین کے پاس وسائل کی کمی، کام کی پہچان نہ ہونا اور حقوق کی آگاہی نہ ہونے کے برابر ہے لہذا وہ اپنے حقوق سے بے خبر رہتی ہیں اور چھوٹا موٹا کام چلائے رکھتی ہیں۔ اس چھوٹے موٹے کام میں بھی محنت اتنی ہی درکار ہوتی ہے جتنی دوسرے کاموں میں درکار ہوتی ہے۔

گھر بیٹھ کر کام کرنے والی خواتین کو پہلے تعلیم سے محروم کر دیا جاتا ہے اور چادر اور چار دیواری کی ذمہ داری کو نبھانے پر لگا دیا جاتا ہے۔ بعدازاں ان کے پاس بازار تک رسائی نہ ہونا، گھر سے باہر جانے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے پروفیشنل ٹریننگ کا نہ ہونا، فیکٹری ورکرز کے کام کی سکیورٹی نہ ہونا اور فکس تنخواہ نہ ہونا، مڈل مین سے بہت ہی کم پیسوں کے عوض کام لینا وغیرہ خواتین کو غیر رسمی کارکن رہنے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ سب مسائل خواتین کے لیے باعث نقصان ہیں، کیونکہ وہ محنت تو کرتی ہیں لیکن اس محنت کے بدلے انہیں معاوضہ اتنا کم دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے معیار زندگی کو بہتر نہیں بنا پاتیں اور ساری زندگی وہیں رہتی ہیں جہاں سے کام شروع کیا تھا یا

پھر تھک کر کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں۔ چونکہ خواتین کی غیر رسمی شعبے میں معاشرے اور سرکار کی نظر میں پہچان نہیں ہے اس لیے نہ سرکار اُن کی بہتری کے لیے بجٹ پروگرام بناتی ہے اور نہ معاشرہ اُن کے کام کو اہمیت دیتا ہے۔ اگر خواتین کے پاس اپنے حقوق کے متعلق بھی آگاہی ہوتی تو آج وہ بھی مردوں کی طرح رسمی کارکن کے طور پر جانی جاتیں اور ان کے حقوق پورے ہو رہے ہوتے۔ لہٰذا اب وقت آ گیا ہے کہ غیر رسمی کارکنان کو بھی ان کی پہچان، تحفظ اور معاشی استحکام کے مساوی حقوق ملیں تا کہ وہ بھی ملک کی معیشت میں برابر کی حصہ دار تصور کی جائیں اور ان کی محنت اُن کی پہچان بن سکے۔

رسمی کارکن کون ہوتا ہے؟

ہر وہ شخص جو کسی بھی سرکاری و غیر سرکاری ادارے میں اُس کے متعین کردہ معاہدے پر رکھا گیا ہو جس میں متعین کردہ تنخواہ، صحت کی سہولیات اور کام کرنے کے اوقات کا مختص ہونا، چھٹیاں اور خاص طور پر خواتین کے لیے بچے کی پیدائش پر تین ماہ کی تنخواہ کے ساتھ چھٹی وغیرہ شامل ہیں ان تمام قوائد وضوابط کے تحت کام کرنے والے رکن کو رسمی کارکن کہتے ہیں۔

رسمی کام کون سے ہوتے ہیں؟

رسمی کاموں کی فہرست باقاعدہ طور سے فراہم کرنا ایک مشکل کام ہے، لیکن آپ کی آسانی کے لیے کچھ حد تک بتانا بے حد اہم ہے۔ رسمی کاموں میں سرکاری و غیر سرکاری ملازمین جو کہ پکے عہدے پر فائز ہوں شامل ہیں اس کے علاوہ کنٹریکٹ پر بھرتی کیے ہوئے ملازمین، پرائیوٹ کمپنی میں بھرتی کیے ہوئے ملازمین، ہسپتالوں اور فیکٹروں میں چھوٹے بڑے عہدوں پر بھرتی کیے ہوئے ملازمین رسمی کارکن کہلائے جاتے ہیں۔

غیر رسمی سے رسمی کارکن بننا کیوں ضروری ہے؟

ہمارے معاشرے میں غیر رسمی کارکنان کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی جتنی کہ ان کو دینی چاہیے۔ کام تو یہ بھی کرتے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ یہ کام کو اپنے طریقے سے کرتے ہیں اور خودمختاری کے ساتھ کرتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو گھر بیٹھ کر فیصلہ لینا اور گھر کے باقی افراد کو اپنے فیصلے کے لیے قائل کرنا بھی بے حد مشکل ہے۔ لیکن سب سے بڑی دشواری اس کام میں یہی ہے کہ ان کے حقوق کو مانا نہیں جاتا۔ اس اعتبار سے غیر رسمی کارکنان کو ماننا بھی بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ کام کے اعتبار سے یہ بھی روزگار کمانے میں ہی مصروف ہیں۔ لہٰذا ہر عورت کا یہ حق ہے کہ اسکی اور اسکے کام کی ایک اپنی پہچان ہو اور ان کی محنت کو بھی ملکی معیشت کا حصہ سمجھا جائے۔ یہ اس لیے بھی ضروری ہے کہ خواتین بھی مردوں کے برابر کام اور محنت کرتی ہیں اور یہ ان کا حق ہے کہ وہ اس کا معاوضہ بھی برابری کے اعتبار سے وصول کریں۔ لہٰذا خواتین کے لیے اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنی پہچان کی آواز بنیں کیونکہ وہ بھی ملکی معیشت میں اتنی ہی حصہ دار ہیں جتنے باقی سب ہیں۔ اس کے علاوہ غیر رسمی خواتین کے لیے "ان کے کام کے مقررہ اوقات، ان کی صحت کی سہولیات تک آسان رسائی، کام کرنے والی جگہ کا پُرسکون ماحول، مردوں سے الگ واش رومز اور مناسب تنخواہ کا حصول یقینی بنایا جائے"۔

رسمی کارکن ہونے کے فوائد:

چونکہ خواتین بھی غیر رسمی کارکن کے طور پر کام کرتی ہیں، لہٰذا اُن کی کمائی کو پاکستان کی معیشت کا حصہ بھی نہیں سمجھا جاتا۔ خواتین کو رسمی کارکن میں منتقل کرنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ خواتین کی کام والی جگہ پر حقوق مختص کیے جائینگے۔

۲۔ خواتین کی ماہانہ آمدن مختص کی جائے گی۔

۳۔ گھر بیٹھ کر کام کرنے والی خواتین کو بازار کے ریٹس پر کام ملے گا۔

۴۔ مڈل مین کے زریعے کم وصولی کرنے والی خواتین کو مارکیٹ کے دام کے مطابق پیسے ملیں گے۔

۵۔ اُن خواتین کی معاشی، معاشرتی اور سیاسی سطح پر اپنی ایک پہچان ہوگی۔

۶۔ اُن خواتین کی کمائی کو بھی ملک کی معیشت میں حصہ دار سمجھا جائے گا۔

۷۔ اُن کے صحت کے مسائل پر بھی دھیان دیا جائے گا۔

غیر رسمی سے رسمی کارکن بننے کا طریقہ کار:

خواتین کو چاہیے کہ وہ اب اپنے کام کو بڑھائیں اور مارکیٹ تک رسائی کو آسان بنائیں تا کہ وہ معاشرتی اور معاشی آگاہی حاصل کر سکیں۔ خواتین کا خود کو رسمی کارکن میں لانا مشکل کام نہیں ہے۔ اس کے لیے صرف ہمت اور گھر والوں کا ساتھ یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کو چاہیے کہ وہ کسی بینک یا مائیکرو فنانس کے ادارے سے آسان اقساط پر قرضہ لیں اور اپنے کام کو بڑے پیمانے تک لے کر جائیں۔

مزدور خواتین کے حقوق:

2018 میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق بارے کونسل نے پاکستان کے دیہی علاقوں میں کام کرنے والی خواتین کے حقوق کے متعلق کچھ قوانین بنائے جس کا مقصد دیہی علاقوں میں کام کرنے والی خواتین کے کام کو اہمیت اور پہچان دینا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان میں مزدور خواتین کے حقوق بھی موجود ہیں جس میں کام کرنے والی وہ خواتین جو فیکٹری ورکرز، غیر رسمی کارکن، زراعت یا کسی بھی شعبے سے منسلک ہیں، ان سب کے لیے کچھ قوانین مختص کیے گئے ہیں تا کہ ان کو کام کرنے والی جگہ پر آسانی ہو، ان کو تحفظ حاصل ہو اور ان کی محنت کے معاوضے کی ادائیگی وقت پر اور کام کے مطابق ہو شامل ہیں۔

جب آپ کا اپنا شناختی کارڈ ہوگا، تو تب ہی آپ کا اپنا بینک اکاؤنٹ بن سکے گا۔ ذاتی بینک اکاؤنٹ کے بے حد فوائد ہیں جیسے کہ اگر آپ اپنے کام کو بڑھانا چاہتی ہیں اور اپنی بنائی ہوئی اشیاء کو شہر میں فروخت کرنا چاہتی ہیں تو اس کے لیے آپ کے پاس اپنا بینک اکاؤنٹ ہونا لازمی ہے۔ دوسرے شہر سے آپ با آسانی اپنی رقم بینک میں منگوا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر بینک کی اپنی پالیسیاں بھی ہوتی ہیں جن میں بچت کے طریقے، انشورنس وغیرہ شامل ہیں جو کہ آنے والے وقت میں آپ کے کام آ سکتے ہیں۔ ایک بات یاد رکھیں، آگے بڑھنے کے لیے معاشرے کے ساتھ چلنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے لیے معاشرے میں موجود سہولتوں کا علم ہونا آپ کو کسی بھی مرحلے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ جب آپ اپنا شناختی کارڈ اور بینک اکاؤنٹ بنوا لیں گی تو کسی بھی مائیکرو فنانس کے ادارے اور حکومتی سکیموں سے استفادہ حاصل کر سکیں گیں اور آسان اقساط پر قرضے حاصل کر سکیں گے۔

قرضوں کی فراہمی کے ذرائع:

کشف فاؤنڈیشن (غیر سرکاری فلاحی ادارہ)

Finca مائیکروفنانس بینک

اخوت اسلامک بینک (غیر سرکاری فلاحی ادارہ)

خوشحالی مائیکروفنانس بینک

تعمیر مائیکروفنانس بینک

پاک۔اومان مائیکروفنانس بینک

نیشنل رورل سپورٹ پروگرام

پنجاب رورل سپورٹ پروگرام

اوراس کے علاوہ بھی ہر بینک قرضہ فراہم کرتا ہے۔

یہ یادرکھیں کہ قرضہ لینے سے پہلے اُس ادارے کے قوائدوضوابط کوغور سے پڑھ لیں تاکہ آپ کو بعد میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہوتاکہ آپ فیصلہ کرسکیں کہ آپ کوان کے قوائدوضوابط قبول ہیں یانہیں۔

قرضوں کے حصول کا طریقہ کار:

قرضوں کے حصول کے لیے سب سے پہلے آپ کواس بات کی تسلی ہونی چاہیے کہ آپ جس کے نام پر قرضہ لے رہی ہیں اُس کے نام کا شناختی کارڈ بنا ہوا ہو۔

آپ پہلے یہ فیصلہ کرلیں کہ کس ادارے سے قرضہ لینا ہے۔

قرضہ لینے کے لیے اپنے کاروبار کی تفصیلات، آمدن اور اخراجات کا حساب کتاب موجود ہو۔

قرضے کے لیے لی گئی رقم کوخرچ کرنے کے بارے میں تفصیلات موجود ہوں۔

اِن سب سہولیات کوحاصل کرنے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوگی؟

ان سب فوائد کوحاصل کرنے کے لیے خواتین کی لگن، محنت، گھر والوں کا ساتھ، مارکیٹ تک رسائی، مارکیٹ ریٹس کے بارے میں آگاہی اور فیصلہ سازی کی اشد ضرورت ہے۔

اس کے لیے آپ کی مارکیٹ تک رسائی کو یقینی بنانا اور خود اعتمادی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔اِس خود اعتمادی کی بنا پر آپ کو مڈل مین کے زریعے کم قیمت پر کام نہیں لینا پڑے گا اور آپ کی آمدن میں بھی اضافہ ہوگا۔

ایک کاروبار کو شروع کرنے کے لیے سب سے پہلے جس چیز کی اشد ضرورت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ نے کس

مقصد کے لیے پیسے لینے ہیں اور وہ مقصد پورا کرنے کے لیے آپ کو کیا کیا کرنا پڑے گا اور کتنے پیسوں کی ضرورت پڑے گی؟ لیکن، اگر آپ ہمت کریں اور اپنے فیصلے پر ڈٹ جائیں تو راستے خود بخود نکل آتے ہیں۔ بینک اور دیگر مائیکرو فنانس کے ادارے لوگوں کو قرضے فراہم کرتے ہیں تا کہ لوگ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔ بلکہ انشورنس، تربیت اور سماجی وکالت بھی مہیا کرتے ہیں۔ ان اداروں کا مقصد خواتین میں بیداری، معاشی ترقی اور خود اعتمادی پیدا کرنا ہے تا کہ وہ آئندہ زندگی میں کسی کی محتاج نہ ہوں اور اپنے لیے اچھے برے کی تمیز کر سکیں۔

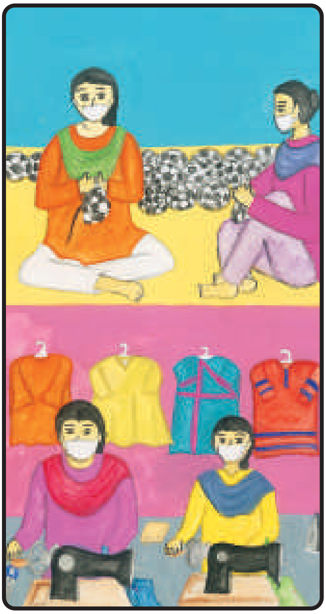

یاد رکھیے: آپ کے شناختی کارڈ کا بنا ہونا بھی اہم ہے، کیونکہ اس کے ذریعے آپ کے لیے قرضہ لینے میں آسانی ہوگی اور اپنے کام کو بھی مستند طریقے سے آگے بڑھا سکیں گی۔

چھوٹے پیمانے پر کاروبار:

وہ خواتین جن کے پاس کسی بھی کاروبار کو شروع کرنے کے لیے بڑی رقم کا بندوبست کرنا مشکل ہوتا ہے، اُن کو چاہیے کہ وہ کم رقم سے کام شروع کریں اور آہستہ آہستہ اِس کو بڑھاتی جائیں۔ لیکن اگر سرمایہ بالکل بھی نہ ہو تو کسی بھی ادارے سے کم رقم کا قرضہ لے کر بھی کام شروع کر سکتی ہیں۔

قرضہ لے کر:

وہ خواتین جو کہ پہلے سے ہی چھوٹے پیمانے پر کام کر رہی ہیں اور اپنے کام کو بڑھانا چاہتی ہیں، ان کے لیے بھی قرضوں کا حصول اُن کے کاروبار کو بڑھا سکتا ہے اور ترقی کی منزلوں کی طرف لے کر جا سکتا ہے۔

بغیر قرضے کے:

لیکن اگر آپ کے پاس سرمایہ موجود ہے تو یہ سب سے بہترین ہوگا کہ آپ کو کسی سے قرضہ بھی نہیں لینا پڑے گا اور اپنا روزگار بھی شروع ہو جائے گا۔

چھوٹے کاروبار کی اقسام:

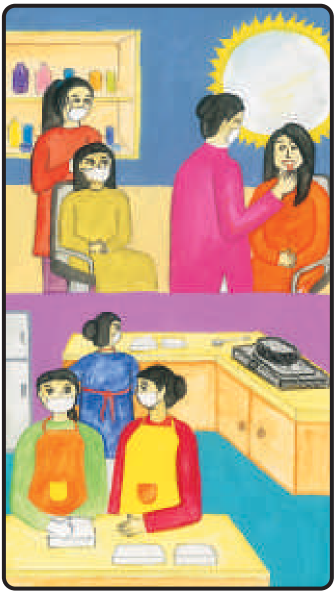

کپڑے ڈیزائن کرنا، چوڑیاں ڈیزائن کرنا

شادی کے جوڑے بنانا، پارلر

ہربل بیوٹی پراڈکٹس

کھانے کی اشیاء بنا کر گھروں میں بھجوانا مختلف پودے اور جڑی بوٹی کا کاروبار اس کے علاوہ وہ لڑکیاں جو کہ تعلیم یافتہ ہیں وہ اپنے ہنر کو بروئے کار لاتے ہوئے بہت سے ایسے کام کر سکتی ہیں جن کی مارکیٹ میں ڈیمانڈ ہے جیسا کہ:

فوٹوگرافی، ٹیوشن سنٹر، ڈے کیئر سنٹر

آن لائن چیزوں کا کاروبار جس میں بیوٹی پراڈکٹس سے لے کر کپڑے اور گھریلو استعمال کی چیزیں وغیرہ شامل ہیں

تحفے کی ٹوکریاں، آن لائن ٹیچنگ، فری لانسنگ

چھوٹے کاروبار سے بڑے پیمانے پر کاروبار کو بڑھانا:

اپنے کاروبار کو چھوٹے پیمانے سے بڑے پیمانے پر بڑھانے کے لیے سب سے پہلے ہمت اور گھر والوں کے تعاون کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد بچت اکاؤنٹ میں پیسے جمع کرنے اور اگر بچت اکاؤنٹ ہے تو جمع شدہ پیسوں کا استعمال چھوٹے پیمانے کے کاروبار کو بڑھانے میں بے حد معاون ثابت ہوتا ہے۔ کسی کاروبار کو چھوٹے پیمانے پر کامیاب کر کے بڑے پیمانے پر لانا فائدہ مند ہوتا ہے۔

اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ پراڈکٹ کی کوالٹی کو بہتر سے بہترین کیا جائے اور کسٹمر کی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے۔ سب سے بڑھ کر مارکیٹنگ کو بڑھایا جائے۔ اس کے لیے اب انٹرنیٹ، فون، پملفٹ اور اگر بڑے پیمانے پر مارکیٹنگ کرنی

ہوتو ٹی وی پر اشتہارات ، سڑکوں کے کنارے اشتہارات لگانے کی سہولت موجود ہے۔ دوسری جانب کاروبار کو بڑھانے سے ایک عورت کے گھر اور ذات میں بھی تبدیلی کے ساتھ ساتھ آمدن کا ذریعہ بھی وسیع ہوتا ہے۔اس کے لیے آپ کو چاہیے کہ اپنے بچوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کرلیں خواہ وہ لڑکی ہو یا لڑکا۔

اس طرح سے آپ سب مل کر ایک کاروبار کو ترقی بھی دے سکیں گے اور اپنے حالات کو بھی مزید بہتر بنانے میں کامیاب ہوسکیں گی۔

کورونا وائرس:

اس مشکل وقت میں جب کہ ساری دنیا کورونا نامی وباء سے لڑ رہی ہے اور ہمارے ڈاکٹرز دن رات محنت کر کے لوگوں کی جان بچا رہے ہیں،تو آپکا بھی فرض بنتا ہے کہ اپنے اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر کو ضرور اپنائیں۔ چونکہ یہ بیماری ایک دوسرے کے قریب جانے اور چھونے سے بھی لگتی ہے لہذا ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ رکھیں، بار بار ہاتھ دھوئیں اور چھینکتے یا کھانستے وقت منہ کے آگے رومال رکھیں اور گھر سے باہر جاتے وقت ماسک کا استعمال ضرور کریں۔

وہ تمام لوگ جو گھر سے بار بار باہر جاتے ہیں اُنہیں چاہیے کہ گھر واپس آ کر گرم پانی سے بھاپ لازمی لیں اور غرارے کریں۔

آجکل لگ رہا ہے کہ کرونا کم ہو رہا ہے لیکن خطرہ ٹلا نہیں اور یہ کسی بھی وقت دوبارہ زور پکڑ سکتا ہے۔احتیاط لازمی رکھیں۔

قرضے سے متعلق معلومات کا ریکارڈ:

قرضے سے متعلق معلومات کا ریکارڈ:

جملہ حقوق بحق سیمرغ ویمنز ریسورس اینڈ پبلی کیشن سینٹر محفوظ ہیں

متن: عرشیہ یٰسین

ایڈیٹنگ: نازیہ زاہد

لے آؤٹ: لئیق احمد

مشاورت: نیلم حسین، محمد عثمان علی

تصاویر: عروبہ احمد

اس پمفلٹ کی اشاعت The Embassy of the Kingdom of Netherlands
کے مالی تعاون سے ممکن ہوئی۔

سیمرغ ویمنز ریسورس اینڈ پبلی کیشن سینٹر لاہور

74-A/II ابوبکر بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔

ٹیلی فون نمبر: 92-42-35913475

ای میل: simorghpak@gmail.com / simorgh@brain.net.pk

ویب سائٹ: www.simorgh.org.pk

پرنٹرز: علی برادران